نوحہ

اے زائرو تمھیں شبیرؑ نے بُلایا ہے
پیامِ حضرتِ عباسؑ یہ ہی آیا ہے

بناؤ قافلہ اور جانبِ حُسینؑ بڑھو
کہیں پہ نوحہ پڑھو اور کہیں سلام پڑھو
چلو کہ وقت یہ تقدیر نے دکھایا ہے

تمھارا نام بھی ہے زائرین میں شامل
چلو کہ تم کو بُلاتی ہے آج خود منزل
تھی دل میں جس کی تمنا وہ وقت آیا ہے

بُلا رہا ہے تمھیں زائرو وہ ہی رستہ
وہ رستہ جس پہ کہ اک سلسلہ ہے مشی کا
وہ مشی جس نے کہ سب کا حَشم بڑھایا ہے

چلیں گے ہم بھی جو پیدل ہی سوئے کرب و بلا
علَم ہو ساتھ تو پھر عشق کا سفر ہو گا
یہ سوچ کر ہی جری کا علَم اٹھایا ہے

کروڑوں ہوتے ہیں جب زائرینِ شاہِ اممؑ
تو یہ ہی ہوتا ہے محسوس کربلا کی قسم
کہ جیسے سارا جہاں اک جگہ سمایا ہے

یہ اربعین ہے اُس کا جسے ملے ہیں مِحَن
وہ جس غریب کا چہلم منا سکی نہ بَہَن
وہ جس کو اہلِ ستم نے بہت ستایا ہے

اُسی کے روضے پہ جائیں گے ہم بھی روتے ہوئے
جو علقمہ سے نہ آیا تو بس تڑپتے ہوئے
بہن نے دشت میں جس کا علم بڑھایا ہے

مقامِ اکبرؑ و اصغرؑ پہ اشک برسانا
جری کو روتے ہوئے اُس مقام پر جانا
جہاں پہ غازیؑ نے اپنا لہو بہایا ہے

اے کاش جلد ہی قسمت وہ دن بھی دکھلائے
کہ جب زبان پہ اظہارؔ کے یہی آئے
مجھے بھی کرب و بلا شاہؑ نے بُلایا ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ